صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 23 جولائی 2016ء

روزنامہ

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ہفتہ 23 جولائی 2016ء 18 شوال 1437 ہجری 23 وفا 1395 ھش جلد 66-101 نمبر 166

دور بین نظر

حضرت سعدؓ کی نظر بہت تیز تھی ایک دفعہ دور سے کچھ ھیولا سا نظر آیا تو ہمراہیوں سے پوچھا کیا ہے؟ انہوں نے کہا پرندے جیسی کوئی چیز۔ حضرت سعدؓ نے کہا مجھے تو اونٹ پر سوار نظر آتا ہے، کچھ دیر بعد واقعی سعدؓ کے چچا اونٹ پر آ ئے۔ (اصابہ جلد 3 صفحہ 75)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت اماں جان بیان کرتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود کھانوں میں سے پرندہ کا گوشت زیادہ پسند فرماتے تھے۔ شروع شروع میں بٹیر بھی کھاتے تھے لیکن جب طاعون کا سلسلہ شروع ہوا تو آپ نے اس کا گوشت کھانا چھوڑ دیا کیونکہ آپ فرماتے تھے کہ اس میں طاعونی مادہ ہوتا ہے۔ مچھلی کا گوشت بھی حضرت صاحب کو پسند تھا۔ ناشتہ باقاعدہ نہیں کرتے تھے۔ ہاں عموماً صبح کو دودھ پی لیتے تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے پوچھا کہ کیا آپ کو دودھ ہضم ہو جاتا تھا؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ہضم تو نہیں ہوتا تھا مگر پی لیتے تھے۔ پکوڑے بھی حضرت صاحب کو پسند تھے۔ ایک زمانے میں سکنجبین کا شربت بہت استعمال فرمایا تھا مگر پھر چھوڑ دی۔ ایک دفعہ آپ نے ایک لمبے عرصہ تک کوئی پکی ہوئی چیز نہیں کھائی صرف تھوڑے سے دہی کے ساتھ روٹی لگا کر کھا لیا کرتے تھے۔ کبھی کبھی مکی کی روٹی بھی پسند کرتے تھے۔ کھانا کھاتے ہوئے روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرتے جاتے تھے کچھ کھاتے تھے کچھ چھوڑ دیتے تھے۔ کھانے کے بعد آپ کے سامنے سے بہت سے ریزے اُٹھتے تھے۔ ایک زمانہ میں آپ نے چائے کا بہت استعمال فرمایا تھا مگر پھر چھوڑ دی۔ حضرت صاحب کھانا بہت تھوڑا کھاتے تھے اور کھانے کا وقت بھی کوئی خاص مقرر نہیں تھا۔ صبح کا کھانا بعض اوقات بارہ بارہ ایک ایک بجے بھی کھاتے تھے۔ شام کا کھانا عموماً مغرب کے بعد مگر کبھی کبھی پہلے بھی کھا لیتے تھے۔ غرض کوئی وقت معین نہیں تھا، بعض اوقات خود کھانا مانگ لیتے تھے کہ لاؤ کھانا تیار ہے تو دے دو پھر میں نے کام شروع کرنا ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے دریافت کیا کہ آپ کس وقت کام کرتے تھے؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ بس سارا دن کام میں ہی گزرتا تھا۔ 10 بجے ڈاک آتی تھی تو ڈاک کا مطالعہ فرماتے تھے اور اس سے پہلے بعض اوقات تصنیف کا کام شروع نہیں فرماتے تھے تاکہ ڈاک کی وجہ سے درمیان میں سلسلہ منقطع نہ ہو۔ مگر کبھی پہلے بھی شروع کر دیتے تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود روزانہ اخبار عام لاہور منگواتے اور باقاعدہ پڑھتے تھے۔ اس کے علاوہ آخری ایام میں اور کوئی اخبار خود نہیں منگواتے تھے۔ ہاں کبھی کوئی بھیج دیتا تھا تو وہ بھی پڑھ لیتے تھے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب ہم بچے تھے تو حضرت مسیح موعود خواہ کام کر رہے ہوں یا کسی اور حالت میں ہوں ہم آپ کے پاس چلے جاتے تھے کہ ابا پیسہ دو اور آپ اپنے رومال سے پیسہ کھول کر دے دیتے تھے۔ اگر ہم کسی وقت کسی بات پر زیادہ اصرار کرتے تھے تو آپ فرماتے تھے کہ میاں میں اس وقت کام کر رہا ہوں زیادہ تنگ نہ کرو۔ آپ معمولی نقدی وغیرہ اپنے رومال میں جو بڑے سائز کا ململ کا بنا ہوا ہوتا تھا باندھ لیا کرتے تھے اور رومال کا دوسرا کنارہ واسکٹ کے ساتھ سلوا لیتے یا کاج میں بندھوا لیتے تھے۔

نماز میں دعا کا طریق

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

”نماز پڑھتے ہی ہم دعا کیلئے ہیں...... اللہ تعالیٰ نے یہ اجازت دی ہے بلکہ پسند کیا ہے کہ تم مسنون دعاؤں کے علاوہ اپنی زبان میں خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرو اور اس سے مانگو نماز کے اندر“۔ (بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

اپنے نتیجہ سے مطلع فرمائیں

میٹرک کے نتائج کا اعلان ہو چکا ہے۔ وہ طلباء جنہوں نے داخلہ جامعہ احمدیہ کیلئے درخواست دی ہوئی ہے وہ فوری طور پر اپنے نتیجہ سے وکالت ہٰذا کو اپنا رزلٹ کارڈ/سند بھیج کر مطلع فرمائیں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

ضرورت ENT سپیشلسٹ

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مجلس نصرت جہاں کو ایک ENT سپیشلسٹ کی ضرورت ہے جو افریقہ میں خدمت کیلئے جا سکیں۔ ایسے مخلص جو خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں۔ درج ذیل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

دفتر مجلس نصرت جہاں، تحریک جدید ربوہ پاکستان

فون نمبر +92-47-6212967

موبائل نمبر +92-332-7068497

ناصر سپورٹس کمپلیکس

ناصر سپورٹس کمپلیکس میں سکواش، لان ٹینس، باسکٹ بال اور فضل عمر ہیلتھ کلب کی معیاری سہولت میسر ہے۔ احباب سے بھرپور استفادہ کی درخواست ہے۔ مزید معلومات کیلئے ناصر سپورٹس کمپلیکس میں رابطہ کریں۔

047-6212685,0332-7711491

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

خطبات امام وقت

سوال و جواب کی شکل میں

مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

خطبہ جمعہ 24 جون 2016ء

س: خطبہ جمعہ کا بنیادی موضوع کیا ہے؟

ج: فرمایا! قرآن کریم میں بے شمار احکامات ہیں جن کے کرنے یا نہ کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے جن کی ہمیں وقتاً فوقتاً جگالی کرتے رہنا چاہئے دہراتے رہنا چاہئے۔ اس وقت میں نے بعض احکامات لئے ہیں۔ سب سے بنیادی حکم جو ہمیں ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور جو انسان کی پیدائش کا مقصد بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ اس مضمون کو میں کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں۔ بار بار اس طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں میں نے دیکھا ہے کہ بعض واقفین زندگی بلکہ وہ جنہوں نے دینی علم بھی حاصل کیا ہوا ہے اور علمی لحاظ سے اس کی اہمیت کو سمجھتے بھی ہیں وہ بھی اس طرف توجہ نہیں دیتے جس طرح توجہ دینی چاہئے۔

س: انسان کو کس غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہے؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو۔ جب خدا تعالیٰ کا ارادہ انسانی خلقت سے صرف عبادت ہے تو مؤمن کی شان نہیں کہ کسی دوسری چیز کو عین مقصود بنا لے۔ حقوق نفس تو جائز ہیں مگر نفس کی بے اعتدالیاں جائز نہیں۔

س: رمضان میں کیا تربیت اور مجاہدہ ہوتا ہے؟

ج: فرمایا! آجکل رمضان میں اس پر عموماً عمل ہو ہی رہا ہے۔ رات عشاء کی نماز بھی مغربی ممالک میں بہت دیر سے ہوتی ہے۔ نماز سے فارغ ہوتے ہوتے گیارہ سوا گیارہ بج ہی جاتے ہیں۔ پھر بعض تراویح بھی پڑھتے ہیں۔ گھر جا کر سوتے سوتے بارہ ساڑھے بارہ بج جاتے ہیں۔ پھر دو اڑھائی بجے سحری کھانے کے لئے جاگتے بھی ہوں گے کچھ نفل بھی پڑھتے ہیں۔ نماز فجر پر بھی آتے ہیں۔ عبادت کا جو بہترین نماز مقام ہے، اس میں سستی نہ دکھائیں بلکہ کوشش کر کے آیا کریں۔ بیوت الذکر میں نماز باجماعت ادا کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے حکم ہے۔

س: حضور انور نے واقفین اور عہدیداران کو کیا نصیحت فرمائی؟

ج: فرمایا! اس رمضان میں واقفین زندگی جن کا عہد ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے اور عہدیدار جن پر افراد کی نظر ہے اور ان کو انہوں نے بھی اس لئے منتخب کیا ہے کہ ہم میں سے بہتر ہیں۔ ان کو اس بات کی پوری کوشش کرنی چاہئے کہ صرف رمضان میں ہی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عبادت پر زور نہیں دینا بلکہ یہ کوشش ہو کہ اس رمضان کی تربیت اور مجاہدے نے ہم میں جو عبادتوں کی طرف توجہ میں بہتری پیدا کی ہے اسے ہم نے اب مستقل زندگی کا حصہ بنانا ہے۔ اپنے نمونے قائم کرنے ہیں۔

س: حضور انور نے حقوق نفس کا ذکر کرتے ہوئے کیا تاکید فرمائی؟

ج: فرمایا! نفس کے حقوق ادا کرنے کا حدیث میں بھی ذکر آیا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ بیشک یہ حق ہے لیکن اس میں اعتدال ہونا چاہئے میانہ روی ہونی چاہیے۔ جائز حق جو ہیں نفس کے وہ ادا کرو کیونکہ یہ حقوق اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں رکھے ہیں اس لئے ان کو ادا کرنا تو بہرحال ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی خصوصیات اور طاقتوں کو استعمال کرنا ضروری ہے اور نہ استعمال کرنا اللہ تعالیٰ کی ناشکری ہے۔

س: اصل غرض پیدائش انسانی کیا ہے اور عموماً ہوتا کیا ہے؟

ج: فرمایا! اصل غرض انسان کی خلقت کی یہ ہے کہ وہ اپنے رب کو پہچانے اور اس کی فرمانبرداری کرے مگر افسوس کی بات ہے کہ اکثر لوگ جو دنیا میں آتے ہیں بالغ ہونے کے بعد بجائے اس کے کہ اپنے فرض کو سمجھیں اور اپنی زندگی کی غرض و غایت کو مدنظر رکھیں وہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دنیا کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ دنیا کے کاموں سے اس وقت نکلتے ہیں جب موت کا وقت آتا ہے بلکہ اکثریت دنیاداروں کی تو ایسی ہے کہ موت کے وقت بھی انہیں دنیاوی دولت اور اسے سنبھالنے کی فکر ہوتی ہے۔

س: انسان کا کمال کیا ہے؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ انسان کے کمال کے متعلق فرماتا ہے کہ ایسے مرد ایسے عظیم مرد جنہیں نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے یا نماز کے قیام سے یا زکوۃ کی ادائیگی سے غافل کرتی ہے وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل خوف سے الٹ پلٹ ہو رہے ہوں گے۔ یہ اعزاز سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ کو ملا ہے اور کوئی تجارت اور خرید و فروخت ان کو غافل نہیں کرتی تھی اور انسان کا کمال بھی یہی ہے کہ دنیوی کاروبار میں بھی مصروفیت رہے اور خدا کو بھی نہ بھولے۔

س: دین حق عبادت کے ساتھ دنیاوی کام بھی ضروری قرار دیتا ہے اس کی حضور انور نے کیا تشریح فرمائی؟

ج: فرمایا! وہ فقیر جو دنیوی کاموں سے گھبرا کر گوشہ نشین بن جاتا ہے وہ ایک کمزوری دکھلاتا ہے۔ یہ پہلو بھی سامنے ہونا چاہئے۔ عبادت مقصد ہے لیکن دنیاوی کام بھی ساتھ ساتھ ہوں۔ دین حق میں رہبانیت نہیں۔ ہم کبھی نہیں کہتے کہ عورتوں اور بال بچوں کو ترک کر دو اور دنیوی کاروبار کو چھوڑ دو۔ نہیں بلکہ ملازم کو چاہئے کہ وہ اپنی ملازمت کے فرائض ادا کرے اور تاجر اپنی تجارت کے کاروبار کو پورا کرے لیکن دین کو مقدم رکھے یہ شرط ہے۔

س: نمازوں کی حفاظت اور صلوۃ وسطی کے ضمن میں حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! نمازوں کی حفاظت کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی۔ اس آیت میں خاص طور پر ان لوگوں کو نماز کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جن کے لئے کوئی بھی نماز کسی بھی طرح بوجھ ہے۔ اگر فجر کی نماز میں بوجہ رات دیر تک جاگنے اور سستی کی وجہ سے شامل ہونا مشکل ہے وقت پہ پڑھنا مشکل ہے تو یہ ایسے شخص کے لئے صلوۃ وسطیٰ ہے۔ اگر کاروباری آدمی کے لئے ظہر عصر کی نماز پڑھنا مشکل ہے تو یہ اس کے لئے صلوۃ وسطیٰ ہے۔ حافظوا کا مطلب ہے کہ ایسی حفاظت جو اس کو ضائع ہونے سے بچائے۔

س: ایفائے عہد کی بابت حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! اور تم اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو جب تم عہد کرو اور قسموں کو ان کی پختگی کے بعد نہ توڑو جبکہ تم اللہ کو اپنے اوپر کفیل بنا چکے ہو اللہ یقیناً جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ پس بڑا واضح حکم ہے کہ تمہارے دو عہد ہیں ایک اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا عہد، اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کروں گا اور دوسری بات یہ بیان فرمائی کہ تم آپس کے جو عہد اور معاہدات کرتے ہو ان کو بھی پورا کرو۔ پس اس مضمون کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ایک مؤمن نے اپنے تمام عہدوں اور معاہدوں کو پورا کرنا ہے۔ اگر اس بات کی اہمیت اور حقیقت کو ہم سمجھ لیں تو ہر قسم کے جھگڑوں اور دھوکہ دہیوں اور الزامات سے ہمارا معاشرہ پاک ہو سکتا ہے۔ عائلی معاملات میں بھی جو مسائل پیدا ہوتے ہیں وہ بھی کبھی پیدا نہ ہوں کیونکہ وہاں بھی عہد توڑے جا رہے ہوتے ہیں۔

س: جھوٹ سے اجتناب کے حوالہ سے حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! معاہدوں کو جب انسان توڑتا ہے تو جھوٹ کا سہارا لیتا ہے اور جھوٹ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بڑا سخت انذار فرما کر اس سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ فرماتا ہے بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جو چیز قبلہ حق سے تمہارا منہ پھیرتی ہے وہ تمہاری راہ میں بت ہے جو سچائی اختیار کرنے سے تمہیں ہٹاتی ہے وہ بت ہے۔ سچی گواہی دو اگرچہ تمہارے باپوں یا بھائیوں یا دوستوں پر ہو۔ چاہئے کہ کوئی عداوت بھی تمہیں انصاف سے مانع نہ کرے۔

س: غصہ کے نقصانات اور اس سے اجتناب کے حوالہ سے حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے۔ جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔ غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔ یاد رکھو جو شخص سختی کرتا ہے اور غضب میں آ جاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلد طیش میں آ کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام ہو کر ہونٹ لطائف کے چشمہ سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔

س: بدظنی کے نتائج اور اس سے بچنے کے حوالہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا!: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ بدظنی ایسا مرض اور ایسی بری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے۔ خوب یاد رکھو کہ ساری برائیاں اور خرابیاں بدظنی سے پیدا ہوتی ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس سے بہت منع فرمایا ہے۔ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے۔ اگر کسی کی نسبت کوئی سوء ظن پیدا ہو کوئی بدظنی پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تا کہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے۔

س: تجسس اور غیبت سے بچنے کے بارہ میں حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! پھر دوسری بات جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں روکا ہے اس آیت میں تجسس کرنا ہے۔ کھود کھود کر کسی کے عیب نکالنا یا کسی کے بارے میں تجسس کرنا۔ جو چیز کوئی بتانا نہ چاہتا ہو اس کے بارے میں ضرور کوشش کرنا کہ میرے علم میں آ جائے۔ یہ چیزیں غلط ہیں اس سے بھی برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ پھر تیسرا حکم یہ ہے کہ غیبت نہ کرو۔ غیبت کرنا ایسا ہی ہے جیسا کسی نے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا لیا اور اس سے تم سخت کراہت کرو گے۔ آنحضرت ﷺ سے غیبت کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کسی کی سچی بات کا اس کی غیر موجودگی میں اس طرح بیان کرنا کہ اگر وہ موجود ہے تو اسے برا لگے تو یہ غیبت ہے اور اگر وہ بات اس میں ہے ہی نہیں جو بیان کی جا رہی ہے تو یہ بہتان ہے۔

س: حضور انور نے نماز جمعہ کے بعد کس کی نماز جنازہ پڑھائی؟

ج: مکرم چوہدری خلیق احمد صاحب ولد مکرم چوہدری گلزار احمد صاحب آف کراچی جو 20 جون 2016ء کو راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے تھے۔

مکرم محمد حسین شاہد صاحب

آزاد کشمیر کے پہلے صدر خواجہ غلام نبی صاحب

گلکار انور کے حالات زندگی

خواجہ غلام نبی صاحب گلکار انور ایک مخلص احمدی اور تحریک آزاد کشمیر کے بانی کارکنوں اور قائدین میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ مارچ 1909ء میں سرینگر کشمیر میں پیدا ہوئے 12 سال کی عمر میں ماں باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ ہوش سنبھالنے پر شہر کے ایک دینی مدرسہ میں قرآن مجید پڑھا پھر اسلامیہ ہائی سکول اور بعد ازاں سری پرتاپ ہائی سکول سرینگر میں تعلیم حاصل کی اور میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد لاہور گئے اور اشاعت اسلام کالج میں قرآن مجید اور احادیث کے درس میں شرکت کی ایس پی کالج سرینگر سے آپ نے ایف اے اس وقت کیا جب آپ اپنے ہم وطنوں کی آزادی اور انسانی حقوق کی بحالی کی جدوجہد میں حصہ لینے کی پاداش میں جیل میں تھے۔ بی اے کا امتحان بھی آپ نے سنٹرل جیل سرینگر سے دیا۔ آپ اپنے خاندان میں پہلے اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان تھے۔

(معمار ملت مؤلفہ قریشی محمد اسد اللہ صاحب کاشمیری)

قبول احمدیت

آپ نے خواب میں دیکھا کہ میرے سامنے ایک شیشہ ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کھڑے معلوم ہوتے ہیں اور اس کے اندر لکھا ہے کہ ''یہ نور ہے اور آسمان سے یہ نور آیا ہے۔'' اس آسمانی انکشاف پر آپ جماعت احمدیہ قادیان میں شامل ہو گئے اور دسمبر 1931ء میں بیعت کر لی۔

سیاسی زندگی کا آغاز

1929ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کشمیر تشریف لے گئے تو گلکار صاحب کو بھی حضور کی مجلس سے فیض یاب ہونے کا موقع ملا۔ ملک و قوم کی خدمت کی چنگاری طالب علمی کے زمانہ ہی سے آپ کے اندر دبی ہوئی تھی حضور کی توجہ سے اب سلگنے لگی اور انہوں نے 1930ء کے آغاز میں مختلف پبلک مقامات پر جا جا کر اصلاحی تقاریر کا سلسلہ شروع کر دیا اور ان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی نصائح کے پیش نظر تعلیم، اتحاد اور معاشرتی رسم و رواج کی اصلاح پر زور دینے لگے۔

ان دنوں کشمیر میں کوئی انجمن بنانا یا سیاسی جلسہ کرنا تو قانوناً جرم تھا آپ نے مسجدوں، خانقاہوں، میلوں اور اسی نوعیت کے دیگر اجتماعات میں جا کر تقاریر کرنے اور لوگوں میں سیاسی بیداری پیدا کرنے کی کوشش کی۔ ایس پی کالج میں تعلیم کے دوران آپ نے اپنے چند دیگر ساتھیوں کے تعاون سے ''کشمیر مسلم سوشل اپ لفٹ ایسوسی ایشن'' کے نام سے ایک تنظیم قائم کی جس کے آپ پہلے صدر بنے انہی دنوں شیخ عبداللہ علی گڑھ سے ایم ایس سی کر کے وطن واپس آئے اور سٹیٹ ہائی سکول سرینگر میں سائنس ٹیچر مقرر ہوئے اس وقت سے شیخ عبداللہ اور گلکار صاحب نے مل کر کشمیریوں کی آزادی کے لئے کام کرنا شروع کیا۔ انہی کی کوششوں سے سرینگر میں ''فتح کدل ریڈنگ روم'' قائم ہوا اس ریڈنگ روم نے کشمیر میں آزادی کی روح پھونکنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس مناسبت سے بعد میں فتح کدل ریڈنگ روم پارٹی وجود میں آئی۔ شیخ عبداللہ اس کے صدر اور خواجہ غلام نبی گلکار جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے۔ ریڈنگ روم پارٹی اور کشمیر مسلم سوشل اپ لفٹ ایسوسی ایشن کی کوششوں اور سرگرمیوں کے نتیجہ میں ریاست میں اندر ہی اندر انقلاب کا لاوا پکتا رہا۔ انہی ایام میں مہاراجہ ہری سنگھ دورہ یورپ سے کشمیر واپس آئے تو جہاں سرکاری سطح پر ان کے شاندار استقبال کی تیاریاں کی گئیں وہاں ریڈنگ روم پارٹی نے راتوں رات سرخ سیاہی سے قلمی پوسٹر لکھ کر شہر کے مرکزی مقامات پر چسپاں کئے جن میں کشمیری عوام کی حق تلفیوں کا ذکر کر کے شہری آزادیوں کی بحالی کا مطالبہ کیا گیا پارٹی نے اس سلسلہ میں جامع مسجد سرینگر میں پبلک جلسہ بلایا۔ ریڈنگ روم پارٹی نے گلکار صاحب کو پہلا ''ڈکٹیٹر'' مقرر کیا چنانچہ آپ نے جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے جامع مسجد میں جلسہ منعقد کیا اور پُرجوش تقریر کی۔ اس جلسہ میں شرکت کرنے والے ہزاروں عوام نے اپنے لیڈروں کو ان کی خدمات کی بناء پر مختلف خطابات سے نوازا۔ چنانچہ شیخ عبداللہ کو ''شیر کشمیر'' اور خواجہ غلام نبی گلکار کو ''معمار ملت'' کا خطاب دیا گیا اس کے بعد شیخ عبداللہ پبلک جلسوں میں برملا کہا کرتے تھے کہ خواجہ غلام نبی گلکار شیر دل نوجوان نے تحریک آزادی کشمیر کی بنیاد ڈالی ہے اور ہم نے اسے چلا دیا ہے۔

(''معمار ملت'' مؤلفہ قریشی محمد اسد اللہ کاشمیری سے ماخوذ)

قید و بند کی صعوبتیں

1931ء میں ہی 13 جولائی کو سنٹرل جیل سرینگر کے باہر جمع مسلمانوں کے ایک بڑے مجمع پر ڈوگرہ فوج نے اندھا دھند گولیاں برسائیں جس سے سرکاری اعلامیہ کے مطابق 10 افراد جبکہ غیر سرکاری اطلاعات کے مطابق اس سے کہیں زیادہ افراد شہید ہوئے اس واقعہ کے بعد پورے شہر میں گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہوا جس کے دوران ڈوگرہ پولیس فوج اور ہندو بلوائیوں نے مسلمانوں کے گھروں اور دکانوں کو لوٹا اور مسلمانوں پر شرمناک مظالم ڈھائے۔ گرفتار ہونے والے کشمیری نوجوانوں میں شیخ عبداللہ اور خواجہ غلام نبی گلکار بھی شامل تھے، چنانچہ ہتھکڑیاں لگے ان قیدیوں کو جب ''ہری پربت قلعہ'' لے جایا گیا تو انہیں ایک ایک کر کے تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں جانے کا حکم دیا گیا چنانچہ سب سے پہلے گلکار صاحب نے جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کوٹھڑیوں میں جانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا اور یوں آپ ''قلعہ ہری پربت کے پہلے قیدی'' کہلائے ان قیدیوں کی رہائی کے لئے کشمیر میں مسلسل 19 دن احتجاجی ہڑتال رہی جس کی وجہ سے بالآخر حکومت کو کچھ عرصہ بعد قیدیوں کو مجبوراً جیل سے رہا کرنا پڑا۔ 24 ستمبر 1931ء کو شیخ عبداللہ پھر گرفتار ہوئے تو اس موقع پر مظاہرہ کیا گیا جس کے روح رواں گلکار صاحب تھے۔ گلکار صاحب نے کشمیر کے تمام لوہاروں کو راتوں رات ہتھیار تیار کرنے اور پبلک رضا کاروں اور عوام کو اگلے روز ہتھیار بند ہو کر پریڈ کرنے کا حکم دیا چنانچہ سرینگر اور اس کے مضافات میں تقریباً ایک لاکھ مسلح رضا کاروں نے صبح سے شام تک کھلے بندوں پریڈ میں حصہ لیا۔ اگرچہ ڈوگرہ پولیس یا فوج نے کوئی مزاحمت کرنے کی جرأت نہ کی تاہم ان حالات کے پس منظر میں ڈوگرہ حکومت نے ریاست میں مارشل لاء نافذ کر دیا جس کے بعد لوگوں کو گرفتار کر کے انتہائی سخت سزائیں دی گئیں۔ گلکار صاحب کی گرفتاری کا حکم جاری کیا گیا مگر آپ کسی نہ کسی طرح بچ بچا کر کشمیر سے نکل کر لاہور پہنچے جہاں آپ نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد سے ملاقات کی اور آپ کو کشمیر کے تمام حالات سے آگاہ کیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے فوری طور پر وائسرائے ہند سے رابطہ کر کے حکومت ہند سے کشمیر میں مداخلت کرائی اور یوں تمام اسیروں کو رہائی ملی۔

اسیری کی زندگی

یہ بات قابل ذکر ہے کہ 1931ء سے 1949ء تک ڈوگرہ حکومت نے گلکار صاحب کو چھ بار قید کیا جس کے دوران آپ کو کافی صعوبتیں اور تکالیف برداشت کرنا پڑیں۔ پانچ بار شیخ عبداللہ کے ساتھ جیل میں رہے اور چھٹی بار آپ تن تنہا 13 ماہ تک جیل میں رہے۔ 1946ء میں آپ ڈوگرہ حکمرانوں کے تمام تر مخالفانہ اور جابرانہ ہتھکنڈوں کے باوجود ایک آزاد امیدوار کی حیثیت سے جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔

مسلمانان کشمیر کی نمائندگی

جون 1944ء میں حکومت کشمیر کی طرف سے سرگنگا ناتھ چیف جسٹس کشمیر کی زیر صدارت ایک شاہی تحقیقاتی کمیشن قائم کیا گیا تا ریاست کا آئندہ آئین و نظام اس طرز پر ڈھالا جا سکے کہ ریاست کے مختلف فرقے یکساں طور پر زندگی کے مختلف شعبوں میں ترقی کر سکیں۔ اس کمیشن میں مسلمانان کشمیر کی نمائندگی خواجہ غلام نبی صاحب گلکار جنرل سیکرٹری مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن کے علاوہ چوہدری عبدالواحد صاحب مدیر اعلیٰ ''اصلاح'' سرینگر و امیر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر اور خواجہ عبدالرحمان صاحب ڈار سرپنچ پنچائت ناسنور نے کی۔

قائداعظم سے ملاقات

وسط 1944ء میں قائداعظم محمد علی جناح کشمیر میں قیام پذیر تھے۔ انہی ایام میں ایسوسی ایشن کا ایک وفد جو خواجہ غلام نبی صاحب گلکار اور خواجہ عبدالغفار صاحب ڈار مدیر ''اصلاح'' سرینگر پر مشتمل تھا 19 مئی 1944ء کو قائداعظم سے ان کی رہائش گاہ پر ملا اور سیاست کشمیر پر گفتگو کی۔ خواجہ غلام نبی صاحب گلکار کے بیان کے مطابق دوسرے روز چوہدری غلام عباس خان صاحب اور مسلم کانفرنس کے دوسرے کارکنوں نے بتایا کہ قائداعظم آپ (یعنی گلکار صاحب) کی بہت تعریف کرتے تھے اور ان کی نظر کشمیر کی لیڈر شپ کے لئے آپ پر لگی ہوئی ہے۔

آزاد کشمیر کے پہلے صدر

مولانا دوست محمد صاحب مؤرخ احمدیت لکھتے ہیں۔

''عارضی جمہوریہ کشمیر کے پہلے صدر خواجہ غلام نبی صاحب گلکار اور پرائم منسٹر سردار محمد ابراہیم خان صاحب تھے۔ یہ اعلان 4-5 اکتوبر 1947ء کو ریڈیو مظفر آباد سے کیا گیا اور ہری سنگھ مہاراجہ جموں و کشمیر کی معزولی کا اعلان بھی کیا گیا۔ اگلے روز یہ اعلان پاکستان ٹائمز سول اینڈ ملٹری گزٹ وغیرہ اخبارات میں کیا گیا۔

ایک میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ خواجہ غلام نبی گلکار کو سرینگر روانہ کیا جائے۔ 8/اکتوبر کو آپ نے سرینگر میں شیخ محمد عبداللہ صاحب سے ملاقات کی۔ 7 تا 22/اکتوبر 1947ء 15 یوم میں انڈر گراؤنڈ کیبنٹ کے ارکان کے ناموں کا اعلان کیا گیا۔ گلکار صاحب کو 14 دسمبر 1947ء کو سرینگر میں گرفتار کیا گیا۔

حکومت آزاد کشمیر کی بنیاد 4/اکتوبر 1947ء کو پڑی تھی اور آپ اس کے پہلے صدر تھے آپ کی گرفتاری کے بعد نئی حکومت کی تشکیل نو سردار محمد ابراہیم نے کی 1950ء میں آپ پاکستان اور بھارت کی حکومتوں کے درمیان قیدیوں کے تبادلے کے سلسلہ میں گلگت کے ایڈمنسٹریٹر بریگیڈئر گنسارا سنگھ کے تبادلہ میں پاکستان آئے اور راولپنڈی میں قیام کیا۔ 1952ء میں آپ نے ''ہمارا کشمیر'' کے نام سے ایک ہفت روزہ رسالہ

نکالا۔ جسے 1955ء میں حکومت نے بند کردیا۔

آپ نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ مگر اپنی ضمیر کی آواز پر کبھی سودے بازی نہیں کی۔ آپ کشمیر کی آزادی کے لئے ایک دردمند دل رکھتے تھے۔ آپ ایک مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ 17جولائی 1973ء کو راولپنڈی میں آپ کی وفات ہوئی اور آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔‘‘

حکومت آزاد کشمیر کی بنیاد اور جماعت احمدیہ

تقسیم ہند کے وقت پورے کشمیر کو آزاد کرانے کی خاطر حضرت امام جماعت احمدیہ نے رتن باغ لاہور میں کشمیری لیڈروں کی کانفرنس بلوائی اور کہا کہ یہ وقت کشمیریوں کی آزادی کا ہے۔ مفتی اعظم ضیاءالدین صاحب کو صدر جمہوریہ کشمیر بننے کو کہا گیا مگر انہوں نے انکار کیا پھر ایک نوجوان قادری صاحب سے کہا گیا۔ انہوں نے بھی انکار کردیا۔ آخر میں قرعہ خواجہ غلام نبی صاحب گلکار انور (احمدی) کے نام پڑا۔ گلکار انور نے 4/اکتوبر 1947ء سے بانی صدر ’’عارضی جمہوریہ حکومت کشمیر‘‘ کے نام سے ہری سنگھ مہاراجہ کشمیر کی معزولی کا اعلان کردیا۔ اس کے بعد 1985ء تک آزاد کشمیر میں بائیس حکومتیں بنیں۔ پہلی گورنمنٹ کا ذکر ریڈیو پاکستان پر بھی نشر ہوا۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ اور دیگر اخبارات میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ بلقیس تاثیر اپنی انگریزی کتاب ’’کشمیر شیخ عبداللہ کا‘‘ میں صفحہ 318 پر لکھتی ہیں۔

The First Govt. was formed on 4th Oct, 1947 by Mr. G.N. Gilkar Anwar.

یعنی پہلی آزاد کشمیر گورنمنٹ کا قیام خواجہ غلام نبی گلکار انور نے 4 اکتوبر 1947ء کو کیا۔

احمد گل صاحب کوثر مدیر اخبار ’’ہمارا کشمیر‘‘ (مظفرآباد) لکھتے ہیں۔

’’عارضی جمہوریہ حکومت کشمیر‘‘ نام سے ہری سنگھ کی معزولی کا اعلان ہوا۔ خواجہ غلام نبی گلکار انور صاحب نے یہ تار راولپنڈی صدر تار گھر سے غالباً چالیس روپیہ دے کردے دیا۔ یہ تار ہندوستان اور پاکستان کے اخبارات کے علاوہ اے پی آئی کو دیا گیا۔ راولپنڈی میں اس وقت اے پی پی کا کوئی نمائندہ نہیں تھا مسٹر بشارت ’’پاکستان ٹائمز‘‘ کے نمائندے تھے۔

اعلان کے بعد 5 تاریخ کو راقم الحروف خواجہ غلام نبی گلکار انور اور بشارت صاحب نے باجازت باقی ممبران کیبنٹ سردار محمد ابراہیم خان صاحب پرائم منسٹر عارضی جمہوریہ حکومت کشمیر کا بیان تیار کرکے شائع کردیا جو اخبارات میں چھپ گیا۔

خواجہ غلام نبی گلکار انور صاحب کے بیان میں یہ واضح کردیا گیا کہ 4/اکتوبر 1947ء ایک بجے رات کے بعد ہری سنگھ کی معزولی کے ساتھ ’’عارضی جمہوریہ حکومت کشمیر‘‘ کا قیام بمقام مظفرآباد عمل میں لایا گیا اور انور اس حکومت کا صدر ہے۔ 4/اکتوبر 1947ء کو بمقام پیرس ہوٹل راولپنڈی حسب ذیل وزیر اور عہدہ دار مقرر ہوئے چونکہ معاملہ عارضی تھا اور کسی کو کیا گمان تھا کہ یہ حقیقت بن کر رہے گا۔ مگر دل سے جو آواز نکلتی ہے اثر رکھتی ہے۔

صدر ’’عارضی جمہوریہ حکومت کشمیر‘‘ خواجہ غلام نبی صاحب گلکار انور۔ پرائم منسٹر سردار محمد ابراہیم خان صاحب بمشورہ مولوی غلام حیدر صاحب جنڈالوی (سردار ابراہیم خان صاحب میٹنگ میں موجود نہ تھے وزیر مالیات سید نذیر حسین شاہ، وزیر دفاع۔ مولوی غلام حیدر جنڈالوی ، چیف پبلسٹی آفیسر گل احمد خان کوثر (راقم الحروف)

میٹنگ میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ خواجہ انور صاحب کو سرینگر فوراً روانہ کردیا جائے اور انہیں مکمل اختیار دے دیا گیا کہ وہ جنہیں مناسب سمجھیں انڈر گراؤنڈ گورنمنٹ میں وزیر یا عہدیدار بنالیں۔ چنانچہ ریڈیو سے 4-5 اکتوبر 1947ء کو پے در پے ’’عارضی جمہوریہ حکومت کشمیر‘‘ کے قیام کا اعلان بمقام مظفرآباد ہوتا رہا۔ خواجہ انور بانی صدر 6/اکتوبر کو راولپنڈی سے روانہ ہوئے اسی روز انہیں مسٹر عبدالرحیم درانی دومیل پل کے پاس ملے تو انہیں ڈیفنس سیکرٹری مقرر کرکے کشمیر چھوڑنے کو کہا۔ خواجہ غلام دین صاحب وانی کو بھی مظفرآباد چھوڑنے کو کہا اور ان دونوں صاحبان کو فوری لاہور مرزا صاحب کے پاس جانے کو کہا گیا۔ 4/اکتوبر 1947ء کو یہ فیصلہ بھی ہوا تھا کہ وزیر مالیات سید نذیر حسین شاہ صاحب، وزیر دفاع مولوی غلام حیدر صاحب جنڈالوی، راقم الحروف اور دیگر لیڈران تحریک جناب مرزا صاحب کی خدمت میں لاہور پہنچ جائیں گے اور مشورہ کریں گے کیونکہ اس وقت حالت یہ تھی کہ مغربی پاکستان اور کشمیر کی آزادی دونوں خطرے میں نظر آرہی تھیں اور عارضی حکومت کا اعلان اخبارات میں چھپ چکا تھا۔ مگر ان مذکورہ بالا آدمیوں کے سوا کسی کو علم نہ تھا کہ یہ اعلان کس نے کیا اور کیسے ہوا؟

شیخ محمد عبداللہ کی قائداعظم سے ملاقات کی تجویز

خواجہ غلام نبی گلکار انور صاحب بانی صدر 8/اکتوبر 1947ء کو شیخ عبداللہ صاحب کے مکان واقع سودرہ سرینگر پر ملے۔ اڑھائی گھنٹے باتیں ہوئیں۔ آخر میں یہ طے پایا کہ ان کے اور قائداعظم کے درمیان ملاقات کا بندوبست کردیا جائے۔

7/اکتوبر 1947ء سے لے کر 22/اکتوبر 1947ء تک گویا 15 یوم کے عرصہ میں چھان بین کرکے وزراء اور عہدیدار مقرر ہوئے۔ (آگے وزراء کے نام ہیں)

سردار گل احمد خان صاحب کے مندرجہ بالا بیان کی تائید و تصدیق متعدد ذرائع سے ہوتی ہے۔ چنانچہ مسٹر ریڈی نے انہی دنوں پاکستان سے ہندوستان میں پہنچنے کے بعد ’’پاکستان کا بھانڈا چوراہے پر‘‘ نامی ایک کتابچہ شائع کیا جس میں لکھا کہ ’’آزاد کشمیر کا قیام مرزا بشیرالدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ کے دماغ کا نتیجہ ہے جس کا پروگرام انہوں نے رتن باغ لاہور میں بنایا تھا۔ 4/اکتوبر 1947ء کو حکومت آزاد کشمیر کا قیام دراصل اس پروگرام کا ابتدائی اقدام تھا۔‘‘

پروفیسر محمد اسحاق صاحب قریشی ایم اے سابق قائم مقام جنرل سیکرٹری مسلم کانفرنس کا بیان ہے۔

’’21 ستمبر 1947ء میں جب مجھے تین سال کے لئے ریاست بدر کردیا گیا تو بمقام لاہور وزیراعظم پاکستان خان لیاقت علی خان مرحوم نے ایک سیاسی میٹنگ میں مجھے کہا کہ میں حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کے ساتھ رابطہ قائم کروں کیونکہ کشمیر کے کام کے سلسلے میں میرے سپرد بحیثیت جنرل سیکرٹری مسلم کانفرنس ایک ڈیوٹی لگی ہوئی تھی۔ چنانچہ میں نے حضرت صاحب سے رابطہ قائم کیا اور اس سلسلہ میں ان کے ساتھ ستمبر، اکتوبر، نومبر میں تین چار ملاقاتیں پریذیڈنٹ مسلم کانفرنس چودھری حمیداللہ خان کے ساتھ کیں اور اس کے علاوہ تنہا ملاقاتیں بھی کیں۔ میں ذاتی علم کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ امام جماعت احمدیہ، کشمیر کی آزادی کے سلسلہ میں بہت اہم رول ادا کررہے تھے اور حکومت پاکستان کے وزیراعظم کی بالواسطہ یا بلاواسطہ اس سلسلہ میں انہیں حمایت حاصل تھی اور حضرت صاحب جو کچھ کہہ رہے تھے حکومت کے علم کے ساتھ کہہ رہے تھے۔ میں متعدد بار حضرت میاں بشیرالدین محمود احمد سے ملا ہوں اور کشمیر کو آزاد کرنے کے سلسلے میں جو تڑپ میں نے ان کے دل میں دیکھی ہے وہ دنیا کے بڑے بڑے محبّ وطنوں میں ہی پائی جاتی ہے۔ اس موضوع پر میں نے ان کے ساتھ بڑی طویل ملاقاتیں کی ہیں اور میں نے ان جیسی صاف سوچ اور ان جیسا تدبر بہت کم مدبروں میں دیکھا۔ میرا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں لیکن میں نے میاں بشیرالدین صاحب کا ان جذبات کے لئے ہمیشہ احترام کیا ہے۔ میں نے اب تک حضرت مرزا صاحب جیسا عالی دماغ مدبر اور آزادی کشمیر میں مخلص کسی کو نہیں دیکھا۔

ستمبر، اکتوبر کو میری ملاقاتوں میں اور اہم سیاسی میٹنگوں میں یہ طے پایا کہ جہاد کشمیر کے آغاز سے پہلے ایک مفصل منشور تیار کرلیا جائے۔ جس کا اعلان جنگی بگل بجنے سے پہلے کردیا جائے۔ یہ ایک قسم کا سیاسی منشور تھا جس میں جہاد کی غایت اور کشمیر کو فتح کرنے کے بعد نظم ونسق کی تشکیل اور اہل کشمیر کا حق خودارادیت وغیرہ شامل تھے۔

یہ مسودہ فیض احمد فیض سابق ایڈیٹر پاکستان ٹائمز اور میں نے تیار کیا تھا۔ بعد میں مسودہ میاں بشیرالدین محمود احمد صاحب کو دکھایا انہوں نے اس پر قومی نقطہ نظر سے بعض ترامیم کیں اس کے بعد یہ مسودہ ایک بڑی سیاسی کمیٹی نے منظور کرلیا اور اس کے اعلان کے لئے تاریخ اور وقت کے تعین کا کام اس کمیٹی کے سپرد کردیا گیا تھا۔ مگر بعد میں حالات خراب ہوجانے کی وجہ سے اس ترتیب سے جہاد کا کام نہیں ہوا۔ جس ترتیب سے اس منشور میں تجویز کیا گیا تھا۔

مؤرخ کشمیر پریم ناتھ بزاز تاریخ جدوجہد حریت کشمیر "History of the Struggle for freedom in Kashmir page 621" میں لکھتے ہیں۔ ’’انور غلام نبی گلکار کے سوا کوئی اور نہ تھا جو مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کے ایک ممبر اور تحریک آزادی کا ایک قدیم آزمودہ کار سپاہی ہے جس نے صوبائی انقلابی حکومت آزاد کشمیر کی سرکردگی کی‘‘۔

پھر لکھتے ہیں: ’’قبل اس کے کہ مسٹر گلکار، مہاراجہ کو دیکھ بھی سکتے۔ لڑائی پھوٹ پڑی اور صوبائی حکومت کے رئیس اپنے ہیڈکوارٹرز کو واپس نہ آسکے اس کے بعد یہ نہایت خوشی کی بات ہے کہ وہ (گلکار صاحب، ناقل) دسمبر 1947ء میں گرفتار کرلیے گئے اور ڈوگرہ حکومت کی طرف سے جیل خانہ میں بھیج دیئے گئے لیکن بغیر یہ علم دیئے کہ وہ آزاد حکومت کا پہلا صدر ہے مسٹر گلکار سری نگر میں مسٹر عبداللہ سے قید ہونے سے پہلے ملے اور ان کے ساتھ گفتگو کی لیکن انہوں نے اس کی شناخت کو ظاہر نہ کیا‘‘۔

The Kashmir of SHEIKH MUHAMMAD ABDULLAH p.317 by BILQFESTHSEER

مغربی مؤرخ لارڈ برڈووڈ کی تصدیق

مغربی موخ لارڈ برڈووڈ اپنی کتاب ’’دو قومیں اور کشمیر‘‘ میں تحریر کرتے ہیں۔ ’’حکومت آزاد کشمیر کی بنیاد 4/اکتوبر 1947ء کو پڑی تھی اور اس کے پہلے صدر خواجہ غلام نبی گلکار تھے اور سردار محمد ابراہیم خان اس حکومت کے پرائم منسٹر تھے جب خواجہ غلام نبی گلکار مظفرآباد سے اندرون کشمیر چلے گئے تو اس کے بعد 24/اکتوبر 1947ء کو زمام حکومت سردار محمد ابراہیم کے ہاتھ میں آگئی۔‘‘

☆............☆............☆

مکرم منیر احمد باجوہ صاحب

مکرم ناصر احمد ظفر بلوچ صاحب کی یادیں

آپ مکرم مولانا ظفر احمد ظفرؔ صاحب کے ہاں مورخہ 31 جنوری 1934ء کو فیروز پور انڈیا میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق مندرانی بلوچ قبیلہ سے تھا۔ تقسیم ہند کے بعد ربوہ کے قریب احمد نگر میں آباد ہوئے۔ عملی زندگی کا آغاز یونین کونسل کے سیکرٹری کی حیثیت سے کیا لیکن اپنی دور رس فراست اور بالغ نظری کی بدولت علاقے بھر کی معروف اور باا ثر شخصیت کے طور پر جانے جاتے تھے۔ اپنی خداداد صلاحیتوں کی وجہ سے ہر خاص و عام آپ کو بجائے سیکرٹری کے 'ناصر چیئر مین' کے طور پر یاد کرتا تھا۔

آپ کی ساری زندگی عوام الناس کے کام آنے میں گزری۔ کسی کو دکھ میں مبتلا دیکھتے تو خود دکھی ہو جاتے اور ہر ممکن اس کی مدد کرتے اور کسی کے کام آ کر جو دلی راحت اور قلبی بشاشت آپ کو نصیب ہوتی اس کے نمایاں آثار آپ کے چہرے کے تبسم سے عیاں ہوتے تھے۔ اس دور کے موعود مصلح نے جس فراست سے آپ کا بامعنی نام عطا فرمایا تھا آپ نے کمال سعادت مندی سے اس نام کی معنوی لحاظ سے بھی لاج رکھتے ہوئے واقعتاً 'ناصر' بن کے دکھایا اور اسم بامسمیٰ ثابت ہوئے۔ آپ کے والد محترم جو کئی زبانوں کے قادر الکلام شاعر تھے۔ اپنے فن پر کوئی ناز نہیں تھا اپنی کسر نفسی کے متعلق یوں بیان فرماتے ہیں کہ ؎

خواب غفلت میں ہی اپنی عمر ساری کٹ گئی
صاف ہے اے محتسب اپنا حساب زندگی

اپنے والد محترم سے ادبی ذوق میں بھی وافر حصہ پایا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے متعلق اپنی یادوں کو الفضل میں شائع کروایا اسی طرح اپنے والد محترم کے متعلق لکھے گئے مضامین الفضل میں پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔

تہجد گزار صوم وصلوٰۃ کے پابند حقوق اللہ اور حقوق العباد بجالانے والے تھے۔ ان ساری نیکیوں کا فیض وعرفان آپ آستانہ خلافت کی دہلیز پر اطاعت سے سر جھکا کر حاصل کرتے اور اس دولت سے ساری عمر اپنے کاسۂ گدائی کو مالا مال رکھا۔ اس کے علاوہ دنیا کی کسی اور جاہ وحشمت کو کبھی خاطر میں نہ لاتے۔ رفاہ عامہ کے ہر کام کا آغاز بھی دربار خلافت کی بے پناہ شفقت سے کرتے اور اس کی انتہا بھی اسی کی دربانی پر موقوف ہوتی۔ طبیعت میں کبھی خودنمائی گھمنڈ نہیں آیا خواہ کتنا ہی کٹھن معاملہ طے کروا کے آئے ہوں۔

مکرم ناصر احمد ظفرؔ صاحب جس علاقہ میں رہتے تھے۔ اس کے گردونواح میں بڑے بڑے جاگیردار۔ سرمایہ دار ممبران اسمبلی اور وڈیروں کی جاگیریں تھیں۔ ان علاقوں میں آپ کی ملازمت کے سلسلہ میں تقرری ہوتی تھی۔ لیکن آپ نے اپنی حکمت عملی فراست اور خودداری سے اس علاقہ میں بہت اچھا اور نیک اثر ورسوخ قائم کر رکھا تھا۔ کبھی کسی کی جاگیر اور دولت یا سیاسی رکھ رکھاؤ سے متاثر نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی کسی وڈیرے کے تعلقات پر ناز اور فخر تھا۔ آپ خود تو جاگیردار یا سرمایہ دار نہیں تھے لیکن اس کے برعکس ان جاگیروں کے مالکان آپ کے گرویدہ اور مرید تھے۔ ان کی نگاہیں اپنے مسائل کے حل کے لئے آپ کو ڈھونڈا کرتی تھیں۔

1970ء میں بھٹو صاحب نے رجوعہ کا دورہ کیا۔ رجوعہ جاگیرداروں اور سیاستدانوں کا قصبہ بلکہ علاقہ ہے۔ رئیس رجوعہ سردار زادہ غلام محمد شاہ صاحب کا خط ناصر ظفرؔ صاحب کو آیا کہ ہم نے بھٹو سے آپ کی ملاقات کا بھی وقت لے لیا ہے۔ اس لئے آپ اس تقریب میں ضرور شامل ہوں۔ آپ نے جواب دیا کہ میں آپ کی دعوت اس شرط پر قبول کرتا ہوں کہ اگر آپ میرا تعارف مسٹر بھٹو سے احمدیت کے ایک ادنیٰ کارکن کی حیثیت سے کروائیں اس کے علاوہ مجھے اور کسی تعارف کی ضرورت نہیں۔ اول وآخر میری یہی پہچان ہو کہ میں احمدیت کا ایک ادنیٰ کارکن ہوں۔ چنانچہ آپ کی اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے آپ کی یہ شرط مان لی گئی اور آپ کی منشاء کے مطابق ہی اس شاہانہ تقریب میں آپ کا تعارف کروایا گیا۔ لیکن کبھی بڑے لوگوں سے تعلقات کا کسی ذاتی مفاد یا لالچ کی خاطر غلط استعمال نہیں کیا۔ نہ ہی اسے وجۂ شہرت وعزت قرار دیا۔ غریب آپ کے ممنون احسان اور وڈیرے آپ کے گرد منڈلاتے تھے۔ پولیس تھانہ کچہری میں لوگوں کے کام کرواتے اور ہمہ وقت ناصر بن کر خدمت بجا لاتے۔ نہایت زیرک اور معاملہ فہم تھے۔ بلا کے متحمل مزاج تھے۔ پہلے نظارت امور عامہ میں اور پھر صدر عمومی صاحب کے دفتر میں باقاعدہ کارکن کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ پولیس سے معاملہ نبٹانے کے وقت جب سرکاری افسران کہتے کہ یہ مان لو اور اس معاملہ کو اسی طرح حل کر لیں تو بڑی دلیری سے کہتے کہ میں مرکز کی منظوری سے کوئی فیصلہ کروں گا۔ میں ازخود ہاں یا نہ نہیں کہہ سکتا۔

فریقین کے جھگڑے نبٹاتے وقت ہمیشہ یہ پہلو مدنظر رہا کہ میرے فیصلہ سے کسی کی حق تلفی نہ ہو اور کسی بھی فریق کا بے جا دل نہ دکھے۔ لیکن خدمت کے اس میدان میں تلخیاں بھی سہنی پڑتیں اور فریقین کے تیز وتند جملے بھی سننے پڑتے۔ مگر بڑی سے بڑی آزمائش بھی آپ کے چہرہ پر پریشانی کے آثار پیدا نہ کرسکی۔ مسائل کے بڑے سے بڑے طوفان کا آپ نے ہمیشہ مسکراتے چہرہ کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اور ماتھے پر کبھی بل نہیں آنے دیا۔ زندگی کے آخری مہینوں میں آپ نے مکرم ناظرِ اعلیٰ صاحب کی خدمت میں درخواست دی کہ میں بغیر وظیفہ کے خدمات بجالانا چاہتا ہوں۔ آپ کی یہ درخواست آپ کے لئے دعاؤں کا خزانہ بنی اور منظور کر لی گئی۔

جماعت احمدیہ کے خلاف بدنامِ زمانہ قوانین کے تحت آپ کے خلاف بھی مقدمات قائم ہوئے۔ دس سال تک تاریخیں بھگتنے کی بھی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں لیکن ہر تاریخ پر آپ کے چہرے پر بجائے ملال کے ایک نیا اور روشن تبسم ہی ابھرتا ہوا دکھائی دیتا۔

ایک دفعہ آپ اپنے بچوں اور بھائی کے پاس جرمنی آئے۔ وفا شعار بچوں اور بھائی نے آپ کی خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ آپ کی راہوں میں وہ آنکھیں بچھائے ہوئے تھے۔ ویزہ کی میعاد بھی ابھی باقی تھی لیکن مرکز ربوہ کی محبت ان ساری محبتوں پر غالب رہی اور بڑے اصرار کے ساتھ واپس چلے گئے کہ یہاں سب سے مل لیا ہے اب ربوہ کے بغیر زیادہ دیر نہیں رہا جاتا۔

آپ کی طرح آپ کے بچے اور بھائی بھی بڑی وفا کے ساتھ جماعت کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ خدمت کے اس میدان میں جو کہکشائیں آپ نے بنائی ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے بچوں کو بھی ان کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے یہ تمام تر سعادتیں خلافت کی جوتیوں سے وابستہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو اور بھی مضبوط بناتا چلا جائے۔ آمین

مرکز سے محبت کی وجہ سے آپ نے اپنے مسکن احمد نگر کو خیر باد کہا اور ربوہ میں گھر بنا کر وہیں آباد ہو گئے۔ چند روز شیخ زید ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہنے کے بعد مورخہ 12 ستمبر 2011ء کو آخری بلاوا کے ساتھ مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔

خلافت سے آپ کو بے حد پیار تھا۔ جان سے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کمال محبت وشفقت سے اپنے اس فدائی جاں نثار دیرینہ خادم کا بڑے ہی پیارے رنگ میں ذکر خیر فرمایا ہے اور مورخہ 7/اکتوبر 2011ء کے خطبہ جمعہ میں بمقام ہیمبرگ جرمنی ازراہ شفقت واحسان آپ کی خدمات کو سراہتے ہوئے آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اس موقعہ پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ

''تیسرا جنازہ ناصر احمد ظفرؔ صاحب کا ہے یہ بھی گو سرکاری ملازم تھے لیکن مختلف موقعوں پر ان کو جماعتی خدمات کرنے کی توفیق ملی اور ریٹائرمنٹ کے بعد مستقل وقف کی طرح انہوں نے جماعت کی خدمات انجام دی ہیں اور علاقے کے لوگوں کے ساتھ ان کا اچھا میل جول تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بھی اور ان کے بعد میں بھی مختلف لوگوں سے تعلق کی وجہ سے ان کو مختلف کاموں کے لئے بھیجتا رہتا تھا۔ علاقے کے ایک اچھے سوشل ورکر بھی تھے اور تعلقات بھی ان کو رکھنے آتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر اور ہمت عطا فرمائے''۔ آمین

(روزنامہ الفضل 29 نومبر 2011ء)

خوبصورت اور عمر پانے والا بچہ پیدا ہوگا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک خطاب میں اپنی قبولیت دعا کا انتہائی ایمان افروز روح پرور اور اعجازی نشان پر مشتمل واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''غانا جب میں پہنچا ہوں تو وہاں کے ایک چیف، نانا اوجیفو صاحب جو عیسائی مذہب سے تعلق رکھتے تھے وہ پہلی رات مجھے ملنے کے لئے آئے اور نماز کے بعد مجلس میں انہوں نے خواہش کا اظہار کیا کہ میں آپ کے ہاتھ پر دستی بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ جب میں نے مربی صاحب سے وجہ پوچھی تو جو واقعہ سنایا وہ میں آپ کو سناتا ہوں وہ کہتے ہیں کہ یہ خصوصیت کے ساتھ ایک توہم پرست کاہن قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان لوگوں میں بڑے رسم ورواج ہیں اور بڑے توہمات ہیں ان کی بیوی کا حمل ہر دفعہ ضائع ہو جاتا تھا اور کبھی مدت پوری نہیں ہوتی تھی اس پریشانی کا ذکر انہوں نے عیسائی پادریوں سے کیا اور دم پھونکنے والے کے پاس گئے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آخر جب اس طرف سے مایوس ہو گئے تو انہوں نے امام وہاب صاحب سے بات کی اور کہا کہ میں ہوں عیسائی لیکن مجھے عیسائیت پر سے دعا کا یقین اٹھ گیا ہے آپ لوگوں کے متعلق سنا ہے کہ آپ دعا کرتے ہیں تو خدا قبول بھی کرتا ہے تو اپنے امام کو میری طرف سے یہ ساری کہانی لکھیں اور ان کو بتائیں کہ مصیبت میں ہم گرفتار ہیں ہمارے لئے دعا کریں۔ چنانچہ انہوں نے ان کی دعا کا خط مجھے بھجوایا۔ اب میں نہیں جانتا کہ ایسا کیوں ہوا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ایسا کروایا کہ میں نے ان کو جواب لکھا کہ آپ کو بچہ نصیب ہوگا اور بہت ہی خوبصورت اور عمر پانے والا بچہ ہوگا۔ جب حمل ہوا بیوی کو تو ڈاکٹروں نے یہ کہا کہ نہ صرف بچہ مر جائے گا بلکہ بیوی کو بھی لے مرے گا۔ بچہ ایسی حالت میں ہے کہ تمہاری بیوی کی جان کو شدید خطرہ ہے۔ اس لئے تم اس حمل کو ضائع کروا دو۔ اس نے کہا کہ ہرگز نہیں مجھے جماعت احمدیہ کے امام کا خط آیا ہے نہ میری بیوی کو کوئی نقصان پہنچے گا نہ میرے بچے کو کوئی نقصان پہنچے گا۔ پھر وہ ہر ہفتے آ کر دعا کی یاددہانی کرواجاتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نہایت ہی خوبصورت صحت مند بچہ عطا فرمایا اور ان کی بیگم صاحبہ بھی بالکل ٹھیک ٹھاک رہیں کوئی ان کو تکلیف نہ ہوئی مجھے یاد ہے ان کی جو تار یہاں آئی تھی انہوں نے لکھا تھا کہ God has Blessed me with a Bounding Son اس کا مطلب ہے کہ خدا نے اچھلتا کودتا قوت کے ساتھ چھلانگیں لگاتا ہوا بچہ پیدا فرمایا ہے۔

چنانچہ ان کی خواہش تھی کہ میرے ہاتھ پر بیعت کریں۔ اس لئے وہ دیر کرتے رہے۔

(الفضل 24 مئی 2004ء)

☆.................☆.................☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر123701میں Tatang Sukayat

ولد Ahmad Sunarya قوم.... پیشہ کسان عمر49سال بیعت پیدائشی ساکن Singkut ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25دسمبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زمین 5000 Sqm (2) زمین 10.000sqm (3) زمین 10.000sqm۔ اس وقت مجھے مبلغ 25لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت At Seaso مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Tatang Sukayat گواہ شد نمبر1۔ Caca Cahyana S/o Komar گواہ شد نمبر2۔ Suparman S/o Ukat Sukatma

مسل نمبر123702میں Yayah

زوجہ Yusuf قوم...... پیشہ خانہ داری عمر43سال بیعت 1995ء ساکن Singkut ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22دسمبر2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ3لاکھ 50ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Yayah گواہ شد نمبر1۔ Yusuf S/o Saepudin گواہ شد نمبر2۔ Nurdin S/o Syaefullah

مسل نمبر123703میں Embun Burhanudin

ولد E.Ushana Ahmadi قوم...... پیشہ ملازمت عمر48سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31مئی 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) مکان اس وقت مجھے مبلغ30لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Embun Burhanudin گواہ شد نمبر1۔ Edi Saedi S/o Wirtmah گواہ شد نمبر2۔ E. Suhano Ahmady s/o Samsurilate

مسل نمبر123704میں Uspinah

زوجہ Nurbarjah قوم...... پیشہ تجارت عمر48سال بیعت 1983ء ساکن Manislor ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25دسمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) جیولری 8 گرام 24لاکھ انڈونیشین روپے (2) مکان 154sqm (3)حق مہر بذریعہ جیولری 5gm 15لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 10لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Uspinah گواہ شد نمبر1۔ Nur Barjah s/o Parta Satun گواہ شد نمبر2۔ Sukri Ahmadi s/o Suoarja Toyib

مسل نمبر123705میں Hanisah Hadi

زوجہ Hadi Superdi قوم...... پیشہ خانہ داری عمر37سال بیعت 1994ء ساکن Manislor ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25دسمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر بذریعہ جیولری 8 گرام 32لاکھ انڈونیشین روپے (2) جیولری 10 گرام 40لاکھ انڈونیشین روپے (3) زمین 238sqm اس وقت مجھے مبلغ 5لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Hanisah Hadi گواہ شد نمبر1۔ Hadi Supredy s/o Wardin گواہ شد نمبر2۔ Sarja Wijaya s/o Wijaya Late

مسل نمبر123706میں Ice Apikah

زوجہ Muhammad Ilaham Saha قوم...... پیشہ کاروبار عمر33سال بیعت 1997ء ساکن Bunikasih ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 9اپریل 2013ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر بذریعہ جیولری 10 گرام 18لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ5لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Ice Apikah گواہ شد نمبر1۔ Atep Munaja s/o Mami گواہ شد نمبر2۔ Denni Mulyadi s/o Mami

مسل نمبر123707میں Daday Hanapi

ولد A. Sukaryo قوم...... پیشہ کاروبار عمر39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Neglasari ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) زمین 450sqm۔ 55لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 20لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Daday Hanapi گواہ شد نمبر1۔ AQ. Rusgandi s/o A Saripudin گواہ شد نمبر2۔ A. Surahmat s/o Suhanda

مسل نمبر123708میں Rustam

ولد Atmaja Sarji قوم...... پیشہ کاروبار عمر68سال بیعت 1975ء ساکن Manislor ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10دسمبر 2013ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) زمین 140sqm (2) مکان اس وقت مجھے مبلغ 5لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Rustam گواہ شد نمبر1۔ N. Suhendriana s/o Kamal گواہ شد نمبر2۔ Kusword s/o Mukarto

مسل نمبر123709میں Nur Syarifatunnisa

بنت Namun Suhadinata قوم...... پیشہ استاد عمر 26سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Panunggangan Timur ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15اکتوبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 12لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Nur Syarifa Attunnisa گواہ شد نمبر1۔ H. Namun Suhadinata s/o Saur گواہ شد نمبر2۔ Ahmad Faisal s/o Alba

مسل نمبر123710میں Nurjahan

بنت H. Namun Suhadinata قوم...... پیشہ طالب علم عمر 21سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Panunggangan Timur ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15اکتوبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Nurjahan گواہ شد نمبر1۔ H. Namun Suhadinata s/o Saur گواہ شد نمبر2۔ Ahmad Faisal s/o Alba

مسل نمبر123711میں Eros Rosita

زوجہ Ahmad قوم...... پیشہ استاد عمر31سال بیعت 2000 ساکن Citalahab ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15اکتوبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Eros Rosita گواہ شد نمبر1۔ Ahmad s/o Padlan Sidiq Ahmady گواہ شد نمبر2۔ Uben s/o Ahmad

مسل نمبر123712میں Mia Sukmiasih

بنت Susiri Surapraja قوم...... پیشہ پنشنر عمر30سال بیعت 1992ء ساکن Cianjur ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 27ستمبر 2013ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان 161sqm (1)حق مہر بذریعہ جیولری 50لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 10لاکھ 50ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد

نماز جنازہ حاضر و غائب

محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 جولائی 2016ء کو بیت الفضل لندن میں 11 بجے دن درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ محمودہ حسین صاحبہ

مکرمہ محمودہ حسین صاحبہ اہلیہ مکرم احمد حسن صاحب آف لاہور حال گرین فورڈ یو کے مورخہ 9 جولائی 2016ء کو اچانک ہارٹ اٹیک سے 87 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ کا تعلق پٹیالہ سے تھا اور پارٹیشن کے وقت پاکستان منتقل ہوئی تھیں۔ آپ حضرت مولوی محمد عبداللہ سنوری صاحب کے خاندان سے تھیں۔ پاکستان میں پانچ سال تک پتوکی میں بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ آپ 2004ء میں پاکستان سے یو کے آئیں اور یہاں اپنے بیٹے مکرم جاوید حسن صاحب (آف جماعت گرین فورڈ) کے پاس رہائش پذیر تھیں۔ آپ انتہائی نیک ملنسار، مہمان نواز، نمازوں کی پابند، خلافت سے انتہائی عقیدت اور محبت کا تعلق رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔

مکرم غازی محمد صدیق راٹھور صاحب

مکرم غازی محمد صدیق راٹھور صاحب آف لوٹن یو کے مورخہ 11 جولائی 2016ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم نے 1948ء میں کوٹلی آزاد کشمیر میں بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی اور خاندان کی مخالفت کے باوجود ثابت قدم رہے۔ 1989ء میں آزاد کشمیر سے یو کے آئے اور لوٹن میں رہائش اختیار کی۔ یہاں لمبا عرصہ آپ نے اپنا گھر جماعت کو نماز سنٹر کے طور پر پیش کئے رکھا۔ مرحوم انتہائی نیک، نمازوں کے پابند، خلافت سے انتہائی عقیدت و محبت کا تعلق رکھنے والے فدائی احمدی تھے۔ بہت ملنسار اور مہمان نواز انسان تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم شیخ عطاء اللہ صاحب

مکرم شیخ عطاء اللہ صاحب ابن حضرت شیخ محمد بخش صاحب ربوہ مورخہ 22 جون 2016ء کو تقریباً 92 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کے والد حضرت شیخ محمد بخش صاحب حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ آپ کا آبائی وطن دھرم کوٹ تھا جہاں سے ہجرت کر کے پہلے قادیان اور پھر ربوہ آ کر آباد ہوئے۔ آپ کو بطور سیکرٹری مال قادیان کے علاوہ ایک سال کے لئے دفتر امانت تحریک جدید، چودہ سال تک وکالت مال تحریک جدید اور بارہ سال تک دفتر کمیٹی آبادی ربوہ میں خدمت کی توفیق ملی۔ 1984ء میں ریٹائرڈ ہوئے اور اس کے بعد 1998ء تک Re- Employ ہو کر جماعت کی خدمت کرتے رہے۔ اس طرح آپ کو تقریباً 53 سال تک جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ بہت سادہ مزاج اور شریف النفس انسان تھے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ نجمہ یونس صاحبہ

مکرمہ نجمہ یونس صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی محمد یونس صاحب کینیڈا مورخہ 18 جون کو 74 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت شیخ عبدالعزیز صاحب رفیق حضرت اقدس مسیح موعود کی بیٹی اور محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت لاہور کی بھانجی تھیں۔ 1980ء کی دہائی میں آپ کو صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ ملتان روڈ لاہور کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، صلہ رحمی کرنے والی، غریب پرور، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے نہایت محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم فہیم یونس قریشی صاحب صدر مجلس انصار اللہ یوایس اے کی والدہ تھیں۔

مکرم ملک طاہر احمد صاحب

مکرم ملک طاہر احمد صاحب ابن مکرم حفیظ الرحمٰن ملک صاحب کینیڈا مورخہ 21 مئی 2016ء کو 47 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ 1993ء میں کینیڈا شفٹ ہوئے اور وہاں تا وقت وفات Western Islington جماعت کے صدر رہنے کے علاوہ مختلف حیثیتوں سے خدمت دین کی توفیق پائی۔ وفات سے قبل دفتر جنرل سیکرٹری میں خدمت بجالا رہے تھے۔ انہیں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا۔ وفات سے چند ہفتے قبل اپنا MBA مکمل کیا۔ جماعتی اور دیگر معاملات نہایت خوش اسلوبی سے سلجھا لیتے تھے۔ بہت خوش اخلاق، ہنس مکھ، مہربان نیک، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی اور اخلاص کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ دونوں بچے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔

مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب

مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب ابن مکرم عبداللطیف صاحب لاہور مورخہ 29 جون 2016ء کو 62 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم تہجد گزار، صوم وصلوٰۃ کے پابند، نیک اور مخلص انسان تھے۔ نظام جماعت اور خلافت سے گہرا تعلق تھا اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ اس سے وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ جماعتی خدمت اور مالی قربانی میں پیش پیش رہتے۔ وفات سے قبل اپنی جماعت میں سیکرٹری تربیت نومبائعین کے طور پر خدمت بجالا رہے تھے اور چند دن پہلے وقف عارضی سے واپس آئے تھے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم محمد یونس طاہر صاحب کارکن دفتر نمائش کمیٹی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے ایک عزیز مکرم یوسف احمد جمیل صاحب کے بیٹے سحان احمد جاذب واقف نو عمر ایک ماہ کو پیدائشی طور پر سانس کی تکلیف ہے۔ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کے آئی سی یو میں داخل ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچے کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر قسم کی پریشانی و پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

ضرورت نرسنگ سٹاف / مڈوائف

کوالیفائیڈ نرسنگ سٹاف کی آسامیاں خالی ہیں۔ خواہشمند خواتین و حضرات اپنے حلقہ کے صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ بنام ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال درخواست متعلقہ کاغذات کے ساتھ ارسال کریں۔

مڈوائف کی آسامی کیلئے صرف کوالیفائیڈ خواتین اپنے حلقہ کے صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ بنام ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال درخواست متعلقہ کاغذات کے ساتھ ارسال کریں۔

نرسنگ ہوسٹل میں سنگل رہائش کی سہولت موجود ہے۔ مزید معلومات کیلئے اس فون نمبر پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ 0476215646

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

فٹسال لیگ سکولز نظارت تعلیم

فٹسال فٹبال کی ایک قسم ہے جو چھوٹی فیلڈ میں کھیلی جاتی ہے۔ دونوں اطراف سے کھیل میں 5-5 کھلاڑی بشمول گول کیپر حصہ لیتے ہیں۔ فٹسال عموماً ان ڈور آسٹروٹرف یا ووڈن سرفیس پر کھیلا جاتا ہے۔ فٹسال کا نام ہسپانوی زبان کے لفظ Futbolsala سے لیا گیا ہے جس کے معنیٰ "Room Football" کے ہیں۔

فٹسال کا آغاز 1930ء میں ہوا۔ اس کھیل کو دراصل باسکٹ بال کورٹ میں کھیلنے کے لئے ترتیب دیا گیا تھا۔ اس کے قواعد وضوابط 1933ء میں وضع کئے گئے۔ یہ کھیل لاطینی امریکہ میں بہت تیزی کے ساتھ پھیل گیا کیونکہ اس کھیل کو ہر کوئی، ہر جگہ اور ہر موسم میں آسانی سے کھیل سکتا تھا۔ ربوہ میں اس کھیل کی بنا نظارت تعلیم کی طرف سے منعقدہ لیگ کے ذریعے رکھی گئی ہے۔

نظارت تعلیم کو تزئین ربوہ کمیٹی اور مجلس صحت ربوہ کے تعاون سے مورخہ 25 مارچ تا 12 جولائی 2016ء فٹسال لیگ منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ لیگ میں تین کیٹا گریز میں ٹیمز کو تقسیم کیا گیا تھا۔ مڈل سیکشن (جماعت ششم تا ہشتم پر مشتمل ٹیمز) ہائی سیکشن (جماعت نہم اور دہم پر مشتمل ٹیمز) اور سینئرز (اس کیٹا گری میں کالج سٹوڈنٹس کے علاوہ ٹیچرز، پیرنٹس اور نظارت تعلیم کی ٹیمز) شامل تھیں۔ پہلی دفعہ پیرنٹس کو کھیلنے کا موقع دیا گیا اس طرح اساتذہ اور والدین کے باہمی رابطے اور تعلقات کی اچھی فضا قائم ہوئی۔ کل 27 ٹیمز نے حصہ لیا جن میں مڈل سیکشن کی 8، ہائی سیکشن کی 8 اور سینئرز کی 11 ٹیمز شامل ہوئیں۔ کل 270 کھلاڑیوں نے کھیل میں حصہ لیا۔ فائنلز سمیت کل 231 میچز کھیلے گئے۔

فائنلز اور تقسیم انعامات کی تقریب مورخہ 12 جولائی 2016ء کو منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ تھے۔ آپ نے فائنل میچز دیکھے اور بعد ازاں اعزاز پانے والے کھلاڑیوں کو انعامات سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔

(نظارت تعلیم)

☆☆☆☆☆☆☆

خطبہ نکاح مورخہ یکم ستمبر 2014ء بمقام بیت الفضل لندن

بیان فرمودہ: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ نکاح اور شادی ایک خوشی کا موقعہ ہے۔ اس خوشی کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ توجہ دلائی ہے کہ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف تمہاری توجہ رہنی چاہئے اور جب لڑکی اور لڑکے کی بھی اور ان کے خاندان والوں کی بھی توجہ ہوگی تو تبھی یہ رشتے ہمیشہ قائم رہنے والے ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس یہ قائم ہونے والے رشتے جو ہیں ان کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اگر حاصل کرنی ہے تو پھر ان باتوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور وہ یہی ہیں کہ آپس میں اعتماد کی فضا پیدا کرو۔ اپنے رحمی رشتوں کا خیال رکھو اور ہمیشہ سچائی سے کام لو۔ تقویٰ سے کام لو اور ہمیشہ یہ دیکھو کہ تم نے کل کے لئے کیا نیکیاں آگے بھیجی ہیں اور کیسی نسل پیدا کی ہے جو نیکیاں کرنے والی ہے، جو ان نیکیوں کو آگے چلانے والی ہے، جو تمہارے لئے دعائیں کرنے والی ہے۔ پس اس موقعہ پر بھی صرف ذاتی خوشیوں کا خیال نہیں رکھا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اصل خوشی اسے قرار دیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو۔ اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں۔ ان چند الفاظ کے بعد میں نکاحوں کا اعلان کرتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: پہلا نکاح عزیزہ خلعت مبارکہ بنت مکرم فاروق احمد خان صاحب لاہور کا ہے جو عزیزم ابن مہدی منصور ابن مکرم منصور احمد خان صاحب (وکیل التبشیر ربوہ) کے ساتھ دس لاکھ روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکے اور لڑکی دونوں کے وکیل مقرر ہیں۔ لڑکی کے وکیل مکرم مرزا مغفور احمد صاحب ہیں اور لڑکے کے وکیل مکرم مودود احمد خان صاحب ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ انعم خان بنت مکرم حبیب اللہ خان صاحب یوکے کا ہے جو عزیزم مسعود احمد خان ابن مکرم منصور احمد خان صاحب (وکیل التبشیر ربوہ) کے ساتھ ایک لاکھ بیس ہزار یو اے ای درہم حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ صلاحت بنت مکرم مبشر احمد صاحب عمر کوٹ سندھ کا ہے جو عزیزم فرہاد احمد (مربی سلسلہ) ابن مکرم پرویز احمد صاحب کے ساتھ اڑھائی ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکی کے وکیل مکرم طارق محمود صاحب ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ محسنہ محمود باجوہ بنت ناصر احمد باجوہ صاحب کا ہے جو جرمنی میں رہتے ہیں۔ یہ عزیزم امتیاز احمد شاہین مربی سلسلہ ابن مکرم مبشر احمد شاہین صاحب جرمنی کے ساتھ تین ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ قرۃ العین ملک بنت مکرم سلطان احمد ملک صاحب جرمنی کا ہے جو عزیزم داؤد تائی شان چو صاحب ابن عثمان چو صاحب (جو عثمان چینی صاحب کہلاتے ہیں) کے ساتھ اٹھارہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ اسماء جاوید بنت مکرم جاوید چوہدری صاحب ناروے کا ہے جو عزیزم محبوب احمد خالد ابن مکرم شیخ مبارک احمد صاحب (ناظر مال ربوہ) کے ساتھ سات ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ امۃ الشافی بنت مکرم پرویز احمد صاحب لندن کا مکرم باسل احمد (واقف نو) ابن مکرم منظور احمد صاحب قادیان کے ساتھ دو لاکھ انڈین روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ عائشہ طلعت بنت مکرم نذیر احمد بھٹی صاحب عمر کوٹ کا ہے جو طاہر احمد ابن مکرم بشارت علی صاحب عمر کوٹ سندھ کے ساتھ اڑھائی لاکھ روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ دونوں طرف سے وکیل مقرر ہیں۔ مکرم عزیز احمد بھٹی صاحب لڑکی اور مکرم منیر ذوالفقار صاحب لڑکے کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ سبین باسط ساہی بنت مکرم پاشا کلیم احمد ساہی صاحب جرمنی کا ہے جو عزیزم احمد بازید ساہی صاحب ابن مکرم وسیم ساہی صاحب کینیڈا کے ساتھ دس ہزار کنیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو مخاطب کر کے دریافت فرمایا: ہو گئے ہیں پورے؟ کوئی رہ تو نہیں گیا؟

جس پر مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے اثبات میں جواب عرض کیا۔

نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب)

دنیا کے مختلف شہروں کی وجہ شہرت

کیلیفورنیا۔ امریکہ

امریکہ کی ریاست کیلیفورنیا کو انڈوں کا شہر بھی کہتے ہیں۔ یہاں پر انڈوں اور مرغیوں کا کاروبار عروج پر تھا۔ کئی دہائی پہلے یہاں پر انڈے سینے کا پلانٹ لگایا گیا۔ اور اسی نسبت سے یہ انڈوں کا شہر جانا گیا۔

کوپن ہیگن۔ ڈنمارک

یورپ کے قدیم ترین شہروں میں شمار ہونے والا یہ شہر جدید دور میں دنیائے عالم کے لئے انتہائی اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ دنیا بھر کے اجلاس اور میٹنگز زیادہ تر یہیں پر ہی ہوتی ہیں۔ کوپن ہیگن دنیا کا ایک معاشی مرکز بن گیا ہے۔ اور دنیا میں تاجروں کا شہر سے پہچانا جاتا ہے۔

شکاگو۔ امریکہ

امریکہ کا یہ شہر گنجان آباد شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ یہ جدید فن تعمیر کے اعلیٰ نمونوں میں شمار ہوتا ہے۔ فلک بوس عمارتوں کا یہ شہر اقوام عالم میں آندھی کا شہر کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جھیل میشی گن سے آنے والی ہوا نے شکاگو شہر کو دنیا بھر میں ہوا کا شہر کے نام سے شہرت دلائی۔

پیٹیز برگ۔ امریکہ

ریاست پنسلوانیا کا یہ دوسرا بڑا شہر فولاد کا شہر کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اٹھارویں صدی عیسوی میں یہاں فولاد کے کارخانے لگائے گئے اور فولاد کی خالص شکل حاصل کر لی جاتی۔ یوں اس کا نک نیم فولاد کا شہر بنا دیا گیا۔

کراچی۔ پاکستان

پاکستان کا سب سے بڑا شہر اور دنیا کا بیسواں بڑا شہر روشنیوں کا شہر شمار ہوتا ہے۔ دنیا کو شاید لوڈشیڈنگ زدہ پاکستان کے متعلق یہ خبر کچھ عجیب لگے مگر واقعی رات کے وقت کراچی شہر کا نظارہ اسے روشنیوں کا شہر کہلانے کا حقدار ٹھہراتا ہے۔

ڈھاکہ۔ بنگلہ دیش

بنگلہ دیش کا شہر ڈھاکہ مسجدوں کے شہر کے طور پر جانا جاتا ہے۔ اس سے پہلے استنبول کو یہ اعزاز حاصل تھا مگر ڈھاکہ میں استنبول سے مساجد زیادہ ہیں اور ڈھاکہ کا رقبہ بھی استنبول سے چھوٹا ہے۔

(ملٹی نیوز 18 جون 2016ء)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 23 جولائی

طلوع فجر	3:42
طلوع آفتاب	5:15
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	7:14
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	37 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	28 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

23 جولائی 2016ء

6:05 am	حضور انور کا دورہ مشرق بعید
7:10 am	خطبہ جمعہ 22 جولائی 2016ء
12:05 pm	حضور انور کا خطاب جلسہ سالانہ کینیڈا 28 جون 2008ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

سپیڈ اپ کارگو سروسز
مناسب ریٹ تیز ترین سروس
Fedex اور DHL کی سہولت
پورے پاکستان سے سامان پک کرنے کی سہولت
عوام کی سہولت کے لئے اتوار کو بھی کھلا رہے گا
پروپرائیٹر: چوہدری محمد اجمل شاہد 047-6214269
مسرور پلازہ اقصیٰ چوک ربوہ: 0321-9990169

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
الرفیع بینکویٹ ہال فیکٹری ایریا سلام
بکنگ جاری ہے
رشید برادرز ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ
رابطہ: 0300-4966814,0300-7713128
0476211584,0332-7713128

FR-10

فیصل ٹریڈنگ کمپنی اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ کے لئے تشریف لائیں۔
نیز گھروں کی تعمیر اور انٹیریئر ڈیکوریشن کی جاتی ہے
145۔ فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
Cell:0332-4828432,0323-3354444
طالب دعا: قیصر خلیل خاں